السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

لندن سے مسز شمیم لودھی لکھتی ہیں ''خاوند کے فوت ہونے پر بیوی کو عدت کے دن پورے کرنے ہوتے ہیں اور کافی شرائط بھی ہیں کہ وہ یہ نہیں کر سکتی' وہ نہیں کر سکتی' باہر نہیں جا سکتی۔ اگر عورت کے اوپر سب گھر بار کا بوجھ پڑھ جائے اور مجبوراً اسے باہر نکلنا بھی پڑتا ہے جیسے اس ملک میں ایک دو ہفتے کے بعد عورت کام پر جانے لگتی ہے۔ اگر نہ جائے تو سارے گھر کا نظام رک جاتا ہے۔ تو ایسی حالت میں عورت کے لئے کیا حکم ہے؟ ذرا روشنی ڈالئے' بہت سی بہنوں کا سوال ہے۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اگر کسی عورت کا شوہر فوت ہو جائے تو ایسی عورت کے لئے چار مہینے دس دن ہے۔ اس مدت کے متعین کرنے کے مختلف اسباب یا حکمتیں ہو سکتی ہیں۔ بہر حال غرض یہی ہے کہ عورت کو اتنا وقت دیا جائے کہ وہ خاوند کی موت کا صدمہ بھی برداشت کر لے اور استبرائے رحم بھی ہو جائے۔ شریعت اسلامی میں عورت کے لئے بہتر اور مناسب تو یہی ہے کہ وہ اس دوران گھر کے اندر ہی رہے اور ہر قسم کی زیب و زینت سے مکمل پرہیز کرے۔ قرآن حکیم کی سورہ بقرہ آیت نمبر ۲۳۶ میں عدت کا ذکر ہوا ہے۔

خاوند کی وفات کے علاوہ طلاق کی شکل میں عدت کے دوران بھی عورت کے لئے باہر نکلنا ممنوع قرار دی گیا ہے۔ چنانچہ سورہ طلاق کی آیت نمبر ۱ میں مردوں کو اس بات سے روکا گیا کہ وہ عورتوں کو طلاق کے بعد عدت کے دوران ہی گھر سے نکال دیں اور عورتوں کو بھی اس بات سے منع کیا گیا کہ وہ خود گھروں نکل جائیں۔ اسلام سے پہلے جاہلیت کے زمانے میں مطلقہ عورتوں خصوصاً جن کے خاوند فوت ہو جاتے تھے انہیں سخت ذہنی اذیت سے دوچار ہونا پڑتا تھا انہیں تمام معاشرے سے الگ تھلگ کر کے ایک غلیظ و تاریک کمرے میں رہنے پر مجبور کیا جاتا تھا اور گندے کپڑے پہننے کی پابندیاں لگائی جاتی تھی اور پھر اس کے بعد جاہلیت کی بعض فضول قسم کی رسمیں ادا کرنے کے بعد اس گھر یا کمرے سے باہر آتی تھیں۔ اسلام نے جہاں ان تمام پابندیوں کو ختم کیا اور اسے عزت و وقار کے ساتھ اسی گھر میں رہنے کا حق دیا۔ وہاں خوشبو اور زیب و زینت کی دوسری اشیاء استعمال کرنے سے منع کیا۔

جہاں تک کام یا دوسری کسی ضرورت کے تحت باہر نکلنے کا تعلق ہے تو قرآن کی تعلیمات اور احادیث میں جو تفصیل آئی ہے اس سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ عام حالات میں تو اس کی اجازت نہیں اور خیر و برکت اسی میں ہے کہ اسلامی احکام پر عمل کر کے عورت چار ماہ دس دن گھر میں گزارے لیکن شدید ضرورت کے تحت عورت کو گھر سے باہر جانے کی اجازت بھی دی گئی ہے۔

حدیث میں آتا ہے کہ حضرت ام سلمہؓ کے پاس ایک عورت آئی جس کا خاوند فوت ہو چکا تھا اور وہ عدت گزار رہی تھی۔ اس نے پوچھا کہ میرا والد بیمار ہے کیا میں اس کے یہاں جا سکتی ہوں؟ ام سلمہ نے دن کے وسطہ میں جانے کی اجازت دے دی۔

ایک اور روایت میں ہے: ''شہدائے احد کی بیویوں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ شکایت کی کہ گھر میں وہ تنہائی محسوس کرتی ہیں تو کیا ہم کبھی ایک دوسری کے پاس رات گزار سکتی ہیں؟ تو آپ ﷺ نے انہیں ایک دوسری کے گھر میں جانے کی اجازت دی اور فرمایا کہ سونے کے وقت اپنے گھروں میں آجایا کرو۔'' (نیل الاوطار)

اس طرح کی متعدد روایات اور صحابہ کرامؓ کے اقوال سے معلوم ہوتا ہے کہ ایسی عورتیں ضرورت کے مطابق اپنے گھروں سے باہر نکل سکتی ہیں۔

اس لئے آپ نے کام کرنے کے بارے میں جو دریافت کیا ہے یہ بھی ایک ضرورت اور مجبوری ہے جس کی وجہ سے عدت گزارنے والی عورت کو کچھ دیر کے لئے باہر نکلنا پڑتا ہے۔ لہٰذا جس عورت کا اور کوئی ذریعہ معاش نہیں کوئی کمانے والا بھی نہیں چھٹی بھی نہیں مل سکتی اور کوئی متبادل بھی نہیں تو ایسی صورت میں وہ کام پر جا سکتی ہے لیکن عام سادہ اور باوقار لباس میں جانا چاہیئے اور زیب و زینت اور آرائش سے مکمل پرہیز کرنا ہوگا۔

حضرت جابرؓ سے ایک حدیث مروی ہے ''میری خالہ کو تین طلاقیں ہو چکی تھیں (وہ حالت عدت میں تھی) تو وہ کھجور کاٹنے کے لئے باہر گئی۔ اسے ایک آدمی نے منع کیا تو وہ نبی کریم ﷺ کے پاس آئی اور یہ بات ذکر کی تو آپ ﷺ نے فرمایا تو باہر جا کر کھجوریں کاٹ سکتی ہے۔ ہو سکتا ہے تو اس طرح اللہ کی راہ میں صدقہ کرے یا کوئی خیر و بھلائی کرے۔'' (مسلم شریف)

اب اس حدیث سے بھی ہم یہ استدلال کر سکتے ہیں کہ ضرورت اور کام کے لئے عورت باہر جا سکتی ہے کیونکہ عام حالت میں تو مطلقہ عورت کو بھی عدت کے دوران باہر نکلنے کی اجازت نہیں دی گئی۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ صراط مستقیم